

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتاہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۴ - جلد ۷ — لودیانہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل وڑکی

۱۶ اکتوبر گذشتہ کے پرچہ میں یہہ غزل غیر مکمل درج ہو گئی تھی اب دوبارہ مکمل کر کے شایع کیجاتی ہے۔

خواہاں ہوں دل سے میں اُسی ترنیم کا۔
معنی ہے بے بہا جو کہ بحر عظیم کا -
کشتہ ہے دل میرا اُسی عنبر شمیم کا۔
خوشبو سے جسکی چاک ہے داماں نسیم کا۔
تشبیہ دوں بھلا کہو کس کس سے میں اُسے۔
فرزند پاک ہے وہ خدائے کریم کا۔
رحمت ازل سے اُسکی ہے مشہور خاص و عام۔
ممنون ہو نہ حیف جو ایسے رحیم کا۔
شافی مسیح جسکا ہے امرو اعظو اُٹھیں۔
کیا خوف پھر ہو کیئے عذاب الیم کا۔
قدموں میں اُسکی جائے نکل دم ہے التجا۔
ہمدم ہے اپنا یار جو روز قدیم کا -
دست کرم سے جسکے ایک عالم کو ہو شفا۔
کیوں معتقد ہو گل نہ پھر ایسے حکیم کا۔

دیگر

دیکھا عیسیٰ سا بھی دنیا میں لو دلدار نہیں -
مہرباں ایسا کوئی اور کوئی غمخوار نہیں
درد و غم اُسنے سہے لاکھوں تمہاری خاطر۔
جاں تلک دینے میں اُسنے کیا انکار نہیں
زیر اُسنے ہی لعیں دشمن جان کو ہے کیا۔
کار اُسکو ہے رہا اب کوئی دشوار نہیں
خوں بہا اپنا ہی خود آپ خریدا ہمکو۔
دیکھا عالم میں کوئی ایسا خریدار نہیں
دوستوں اُسکا ہی دم اب تو ہے بھرنا لازم۔
دلربا ایسا تو ملنا ہمیں زنہار نہیں
خوبیاں اُسکی کرے کوئی تو کسطور بیاں۔
ہر کسیکو بھی تو یہہ طاقت گفتار نہیں
نگہ رحم سے دیکھا جسے اُسنے ایکبار۔
بس رہا اُسکو تو پھر خوف ستمگار نہیں
ڈھونڈے گر غور سے کوئی جو یہہ عالم سارا۔
پر ملے میرے مسیحا سا کہیں یار نہیں
اُسکی الفت میں اے گل بہنے ہے چھوڑا سبکو۔
بخدا اپنے پرائے سے سروکار نہیں

نورافشاں

اُمیدواران روزگار کے لئے ٹھ ہ

بڑی خوشیکی بات ہے کہ جناب نواب لفٹ ...
گورنر پنجابنے اُس قانون کو ترمیم کر دیا جسکا منشا یہہ تھا

کہ کوئی شخص سرکاری ملازمت میں بلا منظوری گورنمنٹ عـ۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ کا ملازم یا ترقی نہیں ہوگا تاوقتیکہ محکمہ تعلیم کا کوئی مقررہ امتحان مثلاً مڈل سکول یا اُس سے زیادہ درجہ کا پاس نہ کرلیگا۔ یہہ قانون جنوری ۱۸۷۸ء میں نافذ ہوا تھا اور تحقیقات سے معلوم دیگیا کہ اسکی تعمیل میں اکثر غفلت رہتی رہی کیونکہ اس عرصہ میں بہت اسامیاں اُنہیں اشخاص کو ملتی رہیں جنہوں نے مڈل امتحان پاس نہیں کیا تھا اور یہہ صحیح تھا کہ اُس قانون کی پوری پوری تعمیل میں بہت سے بیچارے پرانے ملازموں کی کمبختی ظاہر تھی۔ مارچ ۱۸۷۹ء میں ایک خاص کمیٹی امتحانی بایں غرض مقرر ہوئی تھی کہ مڈل امتحان کے مدارج پر ملازمت سرکاریکے لحاظ سے غور کرے اُس کمیٹی نے بعد غور یہہ رائے دیا تھا کہ یہہ امتحان ذرا سہل ہونا چاہئیے جس سے اُمیدوار کو لیاقت کے نمبر فارسی اردو حساب اور خوشخطی میں حاصل کرنیکا بآسانی موقعہ ملجاوے اور جو لوگ کسی سرکاری محکمہ میں ایک سال کامل سے کام کر رہا ہے وہ اس امتحان سے مستثنی کئے جاویں کمیٹی کا یہہ بھی رائے تھا کہ امتحان مولوی اور منشی کے پاس شدونکا سارٹیفکیٹ جو پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیا گیا ہو اور جسمیں اُمیدوار کی حساب دانیکا ثبوت ہو کافی طور پر منظور ہونا چاہئیے۔ کمیٹی امتحانی کی اس راے کو جناب سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے عموماً منظور فرمالیا اور اپنا راے مبارک یہہ ظاہر کیا کہ یہہ امتحان بڑے درجہ کے نوکرونکے لئے نہیں ہونا چاہئیے بلکہ اُن تمام ملازموں سے متعلق ہوگا جو عـ۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ پاتے ہیں۔ اسمضمون کا زولیشن اب صادر ہوگیا ہے اور آئندہ سرکاری نوکری کے اُمیدوار ذنکو جو عـ۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ کے مستحق بننا چاہتے ہیں مرقومہ ذیل مضامین میں امتحان دینا ہوگا ابتدائی حساب تا کسور عشاریہ۔ ترجمہ اُردو سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں۔ جواب مضمون۔ صرف ونحو۔ نمبر سب سے زیادہ خوشخطی میں ملینگے۔ یہہ امتحان سال کے اُسی عرصہ میں ہوا کریگا جس میں کہ مڈل سکول ہوتا ہے اور وہ اشخاص جو کسی اور بڑے درجہ یا برابر وقت کے امتحان میں پاس شدہ ہیں اس امتحان کے لئے مجبور نہیں کئے جائینگے۔ اسمیں شک نہیں کہ مڈل سکول کی بحر عموماً بہت تکلیف کا باعث تھی اور اب چھوٹے درجہ کے اُمیدواروں کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا سہولت سمجھی جائیگی +

مختصر کیفیت انگول

—— صاحب اخبار کوکب ہند مختصر کیفیت علاقہ انگول کی تحریر فرماتے ہیں جسکو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں بعض متعصب جو یہہ فرمایا کرتے ہیں کہ قحط کے سبب سے شکم پوری کے واسطے لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں اُنکو ملاحظہ کرنا چاہئیے کہ انگول کے لوگوں نے اپنی درخواست میں کیا لکھا ہے۔ اور وہ کیفیت یہہ ہے +

انگول سمندر کے کنارے مدراس سے شمال کیطرف قریب ۲۰۰ میل پر واقع ہے۔ ماہ ستمبر ۱۸۶۶ء میں یہاں پر مشن قایم ہوا اور پادری جان ای کلف صاحب ایک مسیحی بہادر نے دس برس تک بڑی سرگرمی سے اس جگہہ پر خدا کا کام چلایا۔ اس عرصہ میں مختلف بستیوں میں قریب تین ہزار عیسائی پائے گئے اور تین سو گاؤں اُنہیں عیسائیوں اور اُن کے بال بچوں سے آباد ہوئے ماہ مارچ ۱۸۷۶ء سے لیکر مارچ ۱۸۷۸ء کے درمیان ۵۲۲ اشخاص نے بپتسمہ پایا ۱۸۷۶ء کے شروع میں سخت قحط سالی ہوئی اور انگول کی کلیسیا کے ۱۰۶ ممبر بھوکھ چیچک اور ہیضہ سے مرگئے اس وقعہ پر پادری ممدوح نے سرکار سے مشرقی کنارے پر ساڑھے تین میل تک نہر کھدوانے کا ٹھیکہ لیا اور یوں عیسائیوں کو حتی المقدور مدد پہونچی ماہ مارچ ۱۸۷۸ء سے لیکر جون ۱۸۷۸ء تک کسیکو بپتسمہ نہ دیا گیا بیشمار عرضیاں پادریصاحب کے پاس بھیجی گئیں بعضونکا مضمون یہہ تھا۔ منادونے کئی برس تک ہمارے گاؤں میں منادی کی مگر ہم ایمان نہ لائے۔ اب کال پڑگیا اور ہم میں سے بہت نہر میں کام کرتے ہیں اور پادریوں کی تسلی و ہمت کے باعث ابتک زندہ ہیں۔ ہم نے یسوع مسیح کی نسبت بخوبی سنا اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ صرف وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ ہم نہایت غریب ہیں۔ ہماری جھوپڑیاں برباد ہوگئیں اور سوا تنوں کے اور کچھ کھانا ہم کو میسر نہیں ہے لیکن ہم آپ سے روپیہ نہیں مانگتے ہم ایک پائی کے بھی روادار نہیں گو ہم بھوکھ سے مر بھی جائیں پر ہم مسیح پر ایمان لاتے ہیں اور اُسکے حکم کے مطابق بپتسمہ چاہتے ہیں۔ اگر خدا کی مرضی ہو تو ہمیں مرنا قبول ہے ہمیں مشتر بپتسمہ دیجئے اور ہماری درخواست قبول کیجئے وغیرہ کاش خدا ہم سبھوں کی مدد کرے" قریب دو ہزار آدمیوں کے ایسی درخواست تھی لیکن چونکہ یہہ قحط کا ایام تھا پادریصاحب نے بڑی دانشمندی سے ان عرضیوں کو کئی مہینوں تک ملتوی رکھا اور بعد خوب تحقیقات و دلجمعی کے تین روز کے عرصہ میں ۳۵۳۶ اشخاص کو بپتسمہ دیا گیا اور باقی مختصر فہرست یہہ ہے۔

جون ۱۱۶۸ جولائی ۷۵۱۳ اگست
۴۶۶ نومبر ۵۹ دسمبر ۴۰۰

کُل ۹۶۰۶۔ آدمیوں نے پہلی جون سے ۳۱ دسمبر ۱۸۷۸ء کے درمیان بپتسمہ پایا +

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہے یا نہیں

مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے ہوئے جو ہیں اُن کو روزی ہے مقرر میوے اور اُن کی عزت ہے باغوں میں نعمت کے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے لوگ لئے پھرتے ہیں اُن کے پاس پیالہ ستھری شراب کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والوں کو نہ اُس میں سر پھرتا ہے اور نہ اُس سے بہکتے ہیں اور اُن کے پاس ہیں عورتیں نیچے نگاہ رکھتیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وے انڈے ہیں چھپے دھرے۔ پھر قرآن کی ایک آیت میں لکھا ہے سورہ یونس ۹ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور کیا اُنہوں نے نیک کام راہ دیگا اُنکو رب اُن کا اُن کے ایمان سے بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں نعمت کے باغوں میں آرام کے اُن کی دعا اُس جگہہ یہہ کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ اور ملاقات اُن کی سلام اور تمام اُنکی دعا اس پر کہ سب خوبی اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا۔ اِس کے مطابق حدیث میں بھی لکھا ہے کہ لوگ خدا کو دیکھینگے چنانچہ زید ابن مذہب نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی اُس نے کہا کہ میں خدا سے منت کرتا ہوں کہ وہ تجھے اور مجھے دونوں کو بہشت کے بازار میں رکھے میں نے کہا کیا وہاں کوئی بازار ہوگا اُس نے جواب دیا ہاں نبی نے فرمایا کہ جب بہشت والے اُس میں داخل ہونگے تب ہر ایک اپنے اپنے کاموں کے موافق درجہ پاویگا یعنے جس کا کام سب سے اچھا ہے وے درجہ میں سب سے بڑے ہونگے اِس کے بعد اُن کو اجازت ہے کہ جمعہ کے دن نکلیں اور خدا سے ملاقات کریں اور خدا اُن کو اپنا تخت دکھاویگا اور آپ کو جنت میں بھی دکھاویگا اور اچھے اچھے تخت اُن کے واسطے رکھے جائینگے جو اُن کے درجہ کے موافق موتی اور لعل و زمرد اور سونے چاندی سے بنے ہیں۔ اُن آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ہر جمعہ خدا کو دیکھینگے یعنے اُس کی ظاہری شان و شوکت پر نظر کرکے نہایت خوش ہوینگے پر بہشت کی یہہ خاص خوشی نہیں ہے کیونکہ خدا کا دیکھنا صرف آنکھوں سے علاقہ رکھتا ہے اور بہشت سارے جسم سے چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ بہشت کو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا اور وہاں کا گارا مشک کا اور کنکر موتی اور لعل ہیں وہاں کے درختوں کا تنہ سونے کا اور خاص ایک بڑا درخت ہے جس کو طوبیٰ کہتے ہیں اُس کا حال یہہ ہے کہ اگر کوئی گھوڑے پر سوار ہو کے سو برس تک دوڑائے تو بھی شاخوں کی نہایت تک نہ پہنچے اِس کے سوا اُس درخت میں اور بہت خوبیاں ہیں اور وہاں ندیاں بھی بہت ہیں بعضی شہد کی اور بعضی دودھ و شراب کی ہیں اُن میں سے ایک کا نام کوثر ہے اُس کے مقدمے میں محمد صاحب نے فرمایا کہ ایک ندی ہے جس کو خدا نے مجھے بہشت میں دی اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اُس پر پرندے اونٹ کی سی گردن کے ہیں۔ اور وہاں کی زمین بہت اچھی چنانچہ ایک عرب نے محمد صاحب سے پوچھا کہ بہشت میں کاشتکاری کرنے کا حکم ہے کیونکہ مجھے یہہ کام بہت پسند آتا ہے اُسنے جواب دیا کہ البتہ اجازت ملیگی اور تم جب کچھ بوؤ گے تو پل بھر میں اُگیگا اور پختہ ہوگا اور کٹ جائیگا اور خرمن پہاڑ کے برابر اُنچے ہونگے۔ اور وہاں جانور بھی بہت خاص ہونگے چنانچہ ایک عرب نے کہا اے نبی میں گھوڑے کو پیار کرتا ہوں بہشت میں بھی ملینگے حضرت نے فرمایا کہ اگر تم بہشت میں داخل ہوؤ گے تو تمکو لعل کا گھوڑا ملیگا اور اُس کے دو پر ہونگے اور جہاں تم چاہو گے وہاں پہنچاویگا اِسی طرح اونٹ کے مقدمے میں بھی حضرت نے کسی سے فرمایا ہے غرض کہ جو جو خواہشیں لوگ وہاں کرینگے سب موجود ہیں وہاں کے لوگوں کا قد آدم کی طرح ساٹھ گز اُنچا اور ہمیشہ جوان۔ اور وہاں ایک مسلمان کا ڈیرا ایک موتی کے دانے کا بنا ہے اور وہ ساٹھ کوس چوڑا اور ہر ایک کونے میں اُس کی جوروآں ہیں کہ ایک دوسری کو نہ دیکھیں اور وہاں ہر ایک شخص کو بہتر جوروآں ملینگی اور اسّی ہزار نوکر اگر مسلمانوں کو وہاں اولاد کی خواہش ہو تو وے حاملہ ہونگی اور اُسی گھڑی جنینگی اور اُسی دم لڑکے اُن کے قد و قامت کے موافق جوان ہونگے اور اُن کے کھانے کے سب برتن اور اسباب سونے اور چاندی کے ہیں اور لوگونکی غذا بھی بہت ہوگی اور لوگوں کے جسم کی طاقت بھی بہت زیادہ ہوگی کہ ہر ایک شخص اپنی سب عورتوں سے ایک ہی وقت میں ہم بستر ہو سکیگا چنانچہ لکھا ہے اے رسول اللہ کیا ایک آدمی بہت عورتوں سے صحبت کر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ ایک آدمی کی طاقت سو آدمی کے برابر ہوگی غرض کہ حضرت محمد صاحب نے فرمایا کہ بہشت میں سب کچھ تمہارے واسطے موجود ہے جو کچھ انسان کے حواس خمسہ چاہتے ہیں ✛

باقی آئندہ

منقولات

ایمان فتحمند

(گنگا ساگر کا میلہ)

ہندوستان میں کئی تیرتھ ستھان مشہور ہیں یہیں گنگا ساگر نامے تیرتھ اِسلئے مشہور ہے کہ وہاں گنگا ندی جسکی عزت ایک دیوی کی مانند ہندو لوگ کرتے ہیں بڑے ساگر یعنے سمندر میں جاکر ملتی ہے۔ وہاں ندی کی بالو جو پہاڑوں سے بہہ کے پانی میں آتی ہے اکٹھی ہو جاتی ہے جس سے نئی زمین پیدا ہوئی اور یوں ایک ٹاپو بن گیا جسکو ساگر کا نام دیا گیا ہے۔ وہاں کی زمین تو بالکل اُجاڑ ہے اور اُس میں سرکی کو چھوڑ نباتات یا پیڑ دکھلائی نہیں دیتے ہیں۔ اُس جگہہ پر کپل مُنی کا مندر بنا ہے جسکی بابت شاستر میں ایک کہانی لکھی ہے جسکے سبب ہندو اُسجگہہ کو نہایت پاک سمجھتے ہیں۔ اُس کہانی کا بیان اِسطرح کا ہے +

ویوستھا مُنی کا بیٹا اکشنوا کو تھا اُس سے سورج بنسی کو تس تھا اُسکا پوتا اودھ کا راجہ تھا۔ اُسکی تینتیسویں پیڑھی میں ساگر اور اُسکی چوتھی پیڑھی میں بھاگیرت اور اٹھارھویں میں دسرت جو رآم کا باپ تھا پیدا ہوا۔ راجہ ساگر اندر لوک میں داخل ہونیکا خواہش مند تھا اِسلئے اسومید ھا جگ کرنے لگا۔ ننانوے جگ جب کر چکا اور سوواں کرنے لگا تو اندر راجہ نے گھوڑے کو چھین لیا تب ساگر نے اپنے ساٹھہ ہزار لڑکوں کو گھوڑے کے کھوج میں بھیجا۔ اُنہوں نے اُسکو کپل مُنی کے پاس جو ساگر کے کنارے تپشیا کرتا تھا دیکھکر سمجھا کہ مُنی نے اُسکو چھین لیا ہوگا اور اِس سبب اُسکو خوب مارا۔ اُسپر مُنی نے اُنکو سراپ دیا اور وے بھسم ہو گئے۔ اُنکی وفات کے لئے ضرور تھا کہ گنگا آسمان سے اُترکے اُنکا بچاؤ کرے اِسلئے ساگر کے پوتے بھاگیرت نے دیوتوں کی مدد سے گنگا کو راضی کیا کہ دنیا پر اُترکے اُنکو بچاوے۔ پہلے گنگا اپنے آپ حمایت یعنے ہمالہ پہاڑ پر آئی اور وہاں کتنے برس تک شیو کے بالوں میں اٹک رہی اُسکے یہی معنے صاف دکھلائی پڑتے ہیں کہ گنگا ندی پہاڑ کی برف سمندر سے نکل کے بالوں کے مانند جب تک سورج کی دھوپ سے گل نہ جاوے تب تک برف کے لمبے لمبے ٹکروں میں اٹک رہی ہوگی۔ پھر بھاگیرت کی رہنمائی سے گنگا پہاڑوں کو چھوڑ کے ہردوار میں میدان پر جا نکلی۔ اور وہاں سے بہہ کے آخر کو بھاگیرتھی شاخہ کے نام سے اور پھر ہوگلی ندی ہو کے کلکتہ کے نزدیک اُس ہی ٹاپو کے کنارے پر جہاں ساگر کے بیٹے بھسم ہو گئے تھے سمندر میں جا ملی۔ وہاں سے پاتال کو جا کے ساگر کے بیٹوں کی نجات کی۔ اِس کہانی میں ندی اور دیوی پہاڑ اور دیوتا یہہ دنیا اور آنیوالی دنیا سچی اور خیالی باتیں عجیب طور سے ملی ہوئی دکھلائی پڑتی ہیں لیکن شاستروں کی کہانی اکثر کرکے ایسی ہی ہوتی ہیں +

گنگا ساگر کا بڑا میلہ ہر ایک سال مکر سنکرانتی یعنے جنوری مہینے کی چودھویں یا پندرھویں تاریخ کو ہوتا ہے اور اُسوقت سارے ہندوستان کے چاروں طرف کے لوگ جوگی یاتری۔ بھگت وغیرہ سیکڑوں لاکھوں آدمی اُس سنسان جگہہ میں جمع ہو جاتے ہیں تاکہ اُس دواب میں نہا کے اپنے گناہوں کو دھو ڈالیں۔ مرد عورت لڑکے بالے ٹھنڈے موسم میں کشتی کے اوپر چڑھ کے دور سے آتے ہیں اور اُن میں سے بہت لوگ جاڑا بھوکھ اور تکلیف کے سبب مر بھی جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک طرف کو کوئی شخص کسی سنسان جگہہ میں مر جاتا ہے اور اُسکے نزدیک گدھ کتے اور گیدڑ اُسکی لاش کھانے کو جمع ہو جاتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں اکثر کرکے ستی کے لئے چتا بنانیکا بندوبست ہوتا تھا۔ اب بہت برسوں سے سرکار نے اِس خراب دستور کو موقوف کر دیا ہے۔ ایکطرف چھوٹا مندر بنا تھا جسکے نزدیک ٹھیک گدلا تالاب تھا جسمیں گھس کے عورتیں اُسکا کیچڑ اور پتھر نکالتی تھیں کیونکہ وے جانتی تھیں کہ اسطرح سے اولاد ملیگی۔ پھر چاروں طرف سنکھ وغیرہ گیت کی اور بھیڑوں کی گن گناہٹ کی آواز بڑے زور سے سُنائی دیتی تھی +

لیکن اِن لوگونکا مطلب جو ہر سال جمع ہوا کرتے ہیں صرف مذہبی نہیں ہے کیونکہ بہتیرے سوداگر اور مہاجن لینے دینے کرنیکے لئے وہاں آتے ہیں۔ سمندر کے کنارے بیشمار ناؤ بندھی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں اور اُنکے نزدیک ریت پر چھپروں کی لمبی قطاریں بانس اور چٹائی سے بندھی ہوئی اور لال جھنڈوں سے آراستہ کی ہوئی رہتی ہیں۔ اُن چھپروں میں سب قسم کی چیزیں پا سکتی ہیں جیسے فارس کا ریشم۔ کاشمیر کا شال دہلی کا زیور۔ بنارس کی کمخواب اور سب قسم کی کم قیمتی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ پھر کئی قسم کی عیش و عشرت وہاں کیجاتی ہیں۔ جہاں سال بھر صرف شیر اور گیدڑ رہتے ہیں اور دنیا کے چاروں طرف پانی اور کھاری زمین کے سوائے اور کچھہ دکھلائی نہیں دیتا ہے ایسی اُجاڑ جگہہ میں اُس میلہ کے سبب پانچ چھہ دن تک کسی بڑے مہاراجہ کی خوشنودی کے موافق ایک طرحکا بڑا محل ہو تیار رہتا ہے + باقی آئندہ

مراسلات

اصطباغ کی خبریں

جناب اڈیٹر صاحب نورافشاں

تسلیم - ازراہ عنایت مضمون مندرجہ ذیل درج اخبار فرماکے نیازمند کو اپنا مرہون منت فرمائیگا +

اِس واقع کے سننے سے ہمارے ناظرین عیسائی خوش ہو نگے کہ پیرزادہ غلام حسین صاحب فرزند فخرالدین صاحب مرحوم رئیس برہانپور نے بمقام پونہ جناب ریورنڈ اسمول صاحب سے اصطباغ لیا +

بمقام شولہ پور - غلام حسین صاحب کو ڈاکٹر ہنری گڈاوی صاحب مرحوم سے جو نہایت دیندار مسیحی تھے ایک مدت صحبت رہی - ڈاکٹر صاحب نے بہت سی مسیحی مذہب کی کتابیں دیں مگر عوب کے مذہب کی تعلیم کے جوش سے ان کتابوں کی وقعت ایک ردی کاغذ کے پرچے سے زیادہ نہ سمجھے - آخرالامر وہی کتابیں اُنکے لئے ایک گلدستہ مرغوب ہوگئیں اور چاہا کہ مسیح مصلوب کی صلیب پر اپنا دل نثار کریں مگر درمیان میں بہت سے امورات مزاحم ہوئے بنابران اصطباغ کسی اور موقع مناسب پر منحصر رکھا- لیکن اُنہیں گاہے گاہے روح کا تقاضا سخت مضطرب کیا کرتا تھا - باینہمہ موقع نہ ملا کہ علانیہ مسیحی مذہب کا اقرار کریں آخرکار خدا نے ایک راہ کھول لی یعنے بمبئی اور حیدرآباد کا سفر کرتے ہوئے پونہ آنے کا اتفاق ہوا- پونہ میں چند روز تک قیام کیا اور تلاشی دین رہے - اُنہوں نے اپنے بھائی کو بھی جو بمقام گلبرگہ تھے عیسائی مذہب کے تلاشی ہونے سے متنبہ کیا- بھائی بفور مع اپنے ایک دوست کے آپہونچے مگر اُنکا مطلب برآمد نہوا - آخرکار بےنیل مرام واپس مراجعت کی +

خبر دیگر

جناب پادری نارین شنی شاہدر ایصاحب نے مختلف مہینوں اور مختلف مقاموں یعنے نجھوساول - امراوتی - اندا پور اور اگت پورہ - ماہ جون سے اکتوبر کی آٹھویں تاریخ تک تیس لوگونکو (اس صورت میں بچے علیحدہ نہیں) اصطباغ دیا +

راقم
خیرخواہ از مقام پونہ ایسٹ اسٹریٹ

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۹ع - ڈیلی نیوز میں اس مضمون کا ایک فقرہ مشتہر ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے قندھار تک ریل کے بنانے کا حکم دیا ہے +

ٹائمس لکھتا ہے کہ درانیوں کو کہا جائے کہ کوئی نیا امیر منتخب کریں اور گورنمنٹ ہند اُسکی تقرری کو منظور کرے +

یہہ خبریں آئی ہیں کہ خان مرو کا بیٹا کئی ہزار ترکمانان مرو کے ساتھ تقی ترکمانوں سے مل گیا ہے کہ روسیوں کے مقابلہ میں اُنکی مدد کرے - تقی ترکمانوں نے روسیوں کی اُس مہم پر حملہ کیا ہے جو درماون اور علاقہ واقعہ درمیان سمرقند وامون دریا کی پیمائیش اور تحقیقات کرانے کے واسطے ۱۷ اگست کو روانہ ہوئی تھی مگر اُنکو واپس ہونا پڑا - افغانوں نے اس مہم کے آنے پر خوشی ظاہر کی ہے جسنے دریا امون کی شاخوں کی نسبت لکھا ہے کہ اُن میں جہازوں کی آمد و رفت ہو سکتی ہے +

ڈیلی ٹیلیگراف کا کارسپانڈنٹ پشاور سے خبر دیتا ہے کہ گورنر جلال آباد رپورٹ کرتا ہے کہ روسیوں نے مرد ہ (جمرد) پر بعد سخت جنگ کے قبضہ کر لیا ہے +

شملہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۷۹ع - کولاگھاٹ کے ایک اور پیغام تاربرقی سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ڈامنٹ صاحب کا واقعہ کیونوما میں ہوا ہے نہ موریما میں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف ۸۰ آدمیوں کے ساتھ کسیقدر سامان جنگ پر قبضہ کرنے کے واسطے کھونوما کو گئے تھے - خود صاحب موصوف مع گارڈ کے گانوں کے دروازہ میں اور باقی آدمی اسباب کے ساتھ نیچے کی وادی میں ٹھہرے رہے - یکایک ناگوں نے گولیاں ماریں اور ڈامنٹ صاحب سب سے پہلے سر میں گولی کھاکر کام آئے اور اُن کے ساتھ کے سب آدمی قتل کئے گئے بعد ازاں نیچے کی گارد پر حملہ کیا گیا صرف چند آدمی بچے جو لوگ مارے گئے ہیں وہ یہہ ہیں - ایک پولیٹیکل افسر ایک جمعدار ایک حوالدار - ایک نایک ۱۷ سپاہی رجمنٹ نمبر ۴۳ کے اور دو سب انسپکٹر اور چار ہیڈ کانسٹبل سرحدی پولیس کے - بعض آدمی شاید اب بھی بچ آئیں - کوہیما میں سب طرح سے امن ہے - بظاہر مسٹر ڈامنٹ صاحب کو یہہ اُمید تھی کہ قوم کونوما کے لوگ امن کے ساتھ اطاعت قبول کر لینگے - رجمنٹ نمبر ۴۴ کے ایک بازو کو گولاگھاٹ میں ۲۱ اکتوبر تک پہونچنے کا حکم ہوا ہے +

شملہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۹ع - علی خیل سے یہہ خبر آئی ہے کہ کورم سے درہ چکمانی میں جو اظہار جنگی کیا گیا تھا وہ خوب موثر ہوا یعنے اُسنے فی الفور چکمانیوں اور منگلوں کو منتشر کر دیا احمد خیل و حسن خیل و حاجی اقوام کے مردان

نے کچھ ضعف ظاہر کیا اور پھر وہ بھی منتشر ہو گئے +

سماگونگ سے ۱۷ تاریخ کی یہہ خبر آئی ہے کہ دو کوہیماناگی خبر دیتے ہیں کہ پانی بند ہو گیا ہے۔ سپاہ کی بہت ضرورت ہے۔ سپاہ کو جسقدر جلد ممکن ہوگا بڑھایا جائیگا۔ دستہ سپاہیان دو کھہ و دستہ گولا گھاٹ کو ہیما میں پہونچ گئے ہونگے اگر پانی کا انتظام ہو گیا تو کوہیما کے سپاہیوں کی تعداد ہی اسقدر ہے جو اچھی طرح سے روکنے کے واسطے کافی ہے۔ کوہیما کے ناگوں کا بیان ظاہراً قابل اعتبار نہیں ہے +

شملہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل رابرٹس صاحب ۱۸ تاریخ کو کابل سے براہ جلال آباد خبر دیتے ہیں کہ آگ بڑے میگزین بارود کی دیوار تک پہونچنے اور اسکو کسیقدر صدمہ پہونچانے کے بعد کل ۱۷ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو فرو ہو گئی۔ کپتان شیفٹو صاحب کی لاش ملگئی ہے۔ کئی روز سے کابل میں کوئی ڈاک نہیں پہونچی۔ علاقہ گرد و نواح کابل میں امن ہے اور سب طرح سے خیریت ہے +

فتح آباد براہ جلال آباد ۲۳ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ ۲۱ اکتوبر کو ایک رسالہ نے گندمک تک گردآوری کی۔ قلعہ سفید سنگ پر تقریباً دس ہزار من رسد ملی۔ لوگ مائل بدوستی معلوم ہوتے ہیں سب طرح سے امن ہے۔ کابل سے بہت سے کوچی یہاں آرہے ہیں +

تھل ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل ٹنر صاحب معہ شاف ۱۔۱۰ رائل آٹلری پہاڑی باٹری اور رجمنٹ پیادگان نمبر ۲۵ کے ۲۱ اکتوبر کو مقام تھل سے قورم کی طرف روانہ ہوئے۔ اُسی روز میجر ڈیوڈسن صاحب کمان افسر رسالہ بنگال نمبر ۱۸ وچوکیات بیرونی نے معہ کپتان بلوڈن صاحب کے چوکی ستہ داری سے بڑھکر ایک رسالہ کے ساتھہ علاقہ زیمخت میں گردآوری کی اور ۲ میل درہ سیروبی تک چلے گئے +

قندھار ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۹ء یوسف خان گورنر گرشک نے بعد دوپہر کے جنرل سٹوارٹ صاحب کے ساتھ ایک دربار کیا گورنر موصوف کو بوجہ عداوت علی زیان و معاملات کابل کے گورنری گرشک سے مستعفی ہونیکے واسطے مجبور کیا گیا ہے چنانچہ وہ عنقریب کابل کو روانہ ہونے والے ہیں۔ قندھار میں علی زیونکا کوئی سردار مقرر ہوگا۔ موسم میں خنکی زیادہ ہے۔ رات کے وقت پانی جم جاتا ہے۔ سپاہی تندرست ہیں۔ جنرل سٹوارٹ صاحب حیوانات باربرداری بکثرت خرید رہے ہیں +

بمبئی ۲۴ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ مندرجہ ذیل رنگون کا خاص پیغام تاربرقی مورخہ ۲۲ اکتوبر بمبئی گزٹ میں مشتہر ہوا ہے۔ کل ایک سفارت جناب ویسرا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کیواسطے منڈالی سے روانہ ہوگی جسکا افسر مونگ لاونڈوک ہے جو کنیون منگی اور پایونو کی حمایت میں ہے جنکا فاربس صاحب نے مفصل بیان کیا ہے اسکی تقرری ایک ضابطہ کی بات معلوم ہوتی ہے۔ یہاں یہہ افواہیں گرم ہیں کہ کنیون منگی کو قید کر کے قتل کر ڈالا گیا ہے۔ اس سفارت کی غرض ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی مگر آسانی قیاس میں آسکتی ہے +

شملہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ بالاحصار کا بڑا میگزین بڑی مشکل سے بچا ہے۔ اب آگ بجھ گئی ہے مگر قلعہ کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ بے انتہا سامان جنگ ملا ہے۔ سپاہ شترگردن سے خوشی کو واپس آرہی ہے۔ غلزئی لوگ بہ تعداد کثیر جمع ہیں اور مقابلہ ہونے کی اُمید کیجاتی ہے۔ علاقہ نواح کابل میں امن ہے مگر نہ مبارک وتیزین میں۔ غلزئی لوگ درمیان کابل خورد و جگدلک کے جمع ہو رہے ہیں اور ہزار درخت پر قبضہ کر رہے ہیں۔ جنرل سیف الدین کو ۱۰ تاریخ کو ہمارے رسالہ نے گرفتار کیا۔ چھاونی شیرپور کی صفائی ہو رہی ہے اور سپاہ انگریزی کے قبضہ کیواسطے اُسکو تیار کیجاتا ہے۔ جنرل ہڈلف صاحب آج جلال آباد میں ہیں۔ جنرل گاف صاحب گندمک پر قابض ہیں۔ رسد بخوبی آرہی ہے +

قندھار ۲۴ اکتوبر۔ محمد خان جو کابل کے بعضے سرکشونکا افسر تھا قندھار میں پہونچکر قید ہو گیا۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعضے اور بھی سرکش قندھار میں پہونچے ہیں مگر ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ لیکن انکی تلاش در پیش ہے +

شلانگ ۲۴ اکتوبر۔ باٹری اور پلٹن مفصلہ ذیل ہیں جو ان سرکشوں کی سرکوبی کے لئے جو کوہ ناگا پر دھاوا کرینگی۔ دیسی پلٹن نمبر ۴۴ کے ۲۰۰ سپاہی۔ پلٹن نمبر ۴۳ کے ۳۰۰ سپاہی۔ پلٹن نمبر ۴۲ کے ۱۰۰ سپاہی۔ پلٹن نمبر ۴۴ کے ۱۰۰ سپاہی۔ پہاڑی توپخانہ کی ۲ توپ والنٹر مانی پور کے ۵۰۰ سپاہی۔ کپتان ولیمسن صاحب پولٹیکل افسر +

سب سے آخری خبر جو سمان گوٹنگ سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ جو مورچہ بندی مقام بغیمہ پر بنائی گئی تھی وہ برباد ہو گئی کیونکہ وہاں پر آگ لگائی گئی اور پلٹن نمبر ۴۳ کے ۱۲ آدمی بھی جل گئے اور ۵ سپاہی بچ نکلے +

وہ شہرت جو ناگا والوں کی طرف سے پھیلی تھی کہ کوہیمہ برباد ہو گیا ہے سو غلط ہے۔ یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مدد کے واسطے کچھ اور فوج بھی ۳۰ اکتوبر تک وہاں پر پہونچ جائیگی +

شملہ ۲۵ اکتوبر۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں سکرٹری آف سٹیٹ کا مراسلہ محررہ ۱۸ ستمبر میں شایع ہوا ہے جسمیں

لکھا ہی کہ حضور قیصر ہند نے ہلاکت سفارت افغانستان پر بہت افسوس ظاہر کیا ہی۔ اور ہوم گورنمنٹ نے بھی افسوس کیا اور یہہ یقین کیا کہ میجر کیوگناری صاحب کے مرجانے سے گورنمنٹ کو بڑا نقصان پہونچا۔ اور گایڈز کی بہادری اور وفاداری کی تعریف کی گئی ہی۔ اور اُسمیں یہہ بھی لکھا ہی کہ گورنمنٹ ہر طرح سے گورنر جنرل ہند کی امداد معاملات افغانستان میں کرتی رہیگی +

کوتوال کابل کو پھانسی دی گئی کیونکہ کوتوال نے اُن سرکشوں کو جنھوں نے سفارت کو قتل کیا تھا یہہ ترغیب دی تھی کہ میجر کیوگناری صاحب کی لاش کو شہر کے گلی کوچے میں گھسیٹا جاوے +

یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ جب جنرل میکفرسن صاحب کا برگیڈ جنرل برایٹ صاحب کی برگیڈ سے شامل ہونیکے واسطے گندمک کی طرف روانہ ہوگا تو وہاں پر ایک سخت جنگ ہوگا +

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ ۷ اکتوبر کی خبر سے جو کیپٹن سرگارنٹ وسلی صاحب کی طرف سے آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ صاحب موصوف نے ایک حکمنامہ جاری کیا ہی جسکا مضمون یہہ ہی کہ تمام ملک جو زولوؤں وبوئر کے قبضہ میں تھا وہ گورنمنٹ انگلنڈ کے قبضہ میں رہیگا چنانچہ اِس حکم کے جاری ہونے سے بوئر لوگ نہایت برانگیختہ ہوگئے ہیں +

مدحت پاشا نے اِستعفا دیدیا ہی +

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی نیوز میں سینٹ پیٹرزبرگ کی ایک تار خبر لکھی ہی جسکا یہہ مضمون ہی کہ گورنمنٹ روس کا ارادہ ہی کہ موسم بہار میں دو فوج ایک بزیر حکومت جنرل کافمین صاحب ترکستان کی طرف سے روانہ ہوگی جسکی تعداد ۲۵ ہزار سپاہ ہونگی ہی اور دوسری جسکی تعداد معلوم نہیں وہ براہ کوہ کاکس اگر جنرل کافمین صاحب کی فوج سے سرحد افغانستان پر شامل ہوجائیگی اور یہہ دونوں فوجیں افغانستان کے فرقوں کی امداد انگریزوں کے مقابلہ کے واسطے کرینگی +

قندھار ۲۵ اکتوبر۔ جو فوج قلات غلزئی میں پڑ رہیگی کمان افسر کرنل ٹانر صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ پلٹن وباٹری مفصلہ ذیل وہاں پر مقیم رہینگی۔ پلٹن بلوچی نمبر ۲۔ پلٹن یورپین نمبر ۵۹ کی ۲ کمپنی۔ توپ خانہ کا برگیڈ نمبر ۶ کی باٹری۔ جی کی ۲ توپ۔ توپ خانہ کا برگیڈ نمبر ۱۱ کی باٹری نمبر ۱۱ کی ۳ توپ۔ اور باٹری ورسالہ ہائے وغیرہ مفصل ذیل قندھار کو واپس جاوینگے۔ سٹاف رسالہ پنجاب نمبر ۲۔ پلٹن گورکھا نمبر ۳ توپ خانہ کا برگیڈ نمبر ۱۱ کی باٹری نمبر ۶ کی ۲ توپ۔ سفر مینا کی ایک کمپنی +

میجر سینٹ جان صاحب ۲۴ اکتوبر کی شام کو قلات غلزئی کی طرف سے آنکر یہاں پہونچے +

شکارپورہ ۲۵ اکتوبر۔ سر رچرڈ ٹیمپل صاحب اپنے سٹاف کے ساتھ آج جیکب آباد سے درے بولان کی طرف روانہ ہوگئے ہیں تاکہ ریلوی لین کا جو تیار ہورہی ہی ملاحظہ کریں۔ اب ریلوے مذکور ۴۰ میل تک تیار ہی اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ شروع نوامبر تک جیکب آباد تک تیار ہوجائیگی۔ اِس ریلوے پر ۳۰ میل کے درمیان جہاں ریگستان ہی نالات تیار کئے جاتے ہیں۔ صاحب ممدوح نے ارادہ کیا ہی کہ میں بذات خود ملاحظہ کرتا رہونگا تاکہ معلوم ہو کہ کام کسطرح چل رہا ہی +

کمسری جنرل شول صاحب براہ راست قندھار کیطرف روانہ ہونگے۔ تار برقی کی لین سکارپور تک تیار ہوچکی ہی +

گندمک ۲۵ اکتوبر۔ جب کرنل جنکنس صاحب پلٹن گایڈز اور پہاڑی توپ خانہ کی باٹری زارہ کو لیکر ۲۳ اکتوبر کو گندمک میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ گرد نواح کے لوگ اُس رسد وغلہ وغیرہ کو جو سفید سنگ سے ہمارے ہاتھ آیا تھا اُٹھا کر لیجاتے ہیں۔ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ جو رسد وغیرہ پر حفاظت کے لئے مقرر تھے وے لوگوں کے ساتھ ملگئے تھے اور اُنکی اعانت سے یہہ چوری ہوتی رہی +

کل جنرل گاف صاحب پلٹن نمبر ۹ اور توپخانہ کی برگیڈ نمبر ۳ کی باٹری۔ سی کی ۲ توپ اور رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰ کی ۳ کمپنی لیکر یہاں پہونچے۔ آج میجر کنلاک صاحب رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰ کے چند سواروں کو لیکر پل خراب کی اُسطرف ۲ میل تک راستہ کے ملاحظہ کے لئے گئے۔ دیہات کے لوگ خاموش ہیں۔ فوج کی حالت اچھی ہی +

کابل براہ جلال آباد ۲۶ اکتوبر۔ آج کوتوال کابل معہ چار دیگر سرکشان کے پھانسی دیا گیا کیونکہ اُنپر یہہ ثابت ہوگیا تھا کہ وے سفارت کی خونریزی میں شامل تھے +

علی خیل اور شتر گردن پر ایک سخت جنگ کے بعد دشمنوں نے بڑے نقصان کے ساتھ ہزیمت اُٹھائی اور اب راستہ صاف ہوگیا ہی +

شملہ ۲۷ اکتوبر۔ جو خبر جنرل رابرٹس صاحب کیطرف سے ۲۰ اکتوبر کی آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ باشندگان کابل چپ چاپ ہیں۔ اور یہہ بھی لکھا ہی کہ خوف ہی کہ شاید بڑے میگزین میں آگ لگ جاوے کیونکہ جابجا کبھی کبھی شعلے ودشعلہ اُٹھتے رہتے ہیں۔ شتر گردن کا راستہ بند کیا جائیگا۔ اور فوج جو شتر گردن میں ہی وہ کابل کی فوج

سے جاکر ملجائیگی - جنرل میکفرسن صاحب کی فوج جنرل برایٹ صاحب کی فوج کے ساتھہ شامل ہوجائیگی + چند روز کے بعد فرقہ زی مخت پر بدلش خیل کیطرفسے فوج حملہ کریگی - جنرل ٹیلر صاحب اب قورم میں مقیم ہیں +

بمبئی ۲۷ اکتوبر - ایک خاص تار خبر سے جو بمبئی گزٹ کے پاس آئی اُس سے معلوم ہوا کہ سردی کی موسم میں ہماری فوج ہرات اور درے بامیان کیطرف پیش قدمی نہیں کریگی - ہماری فوج کے برگیڈ تاموسم بہار کابل و قندھار و غزنی میں رہینگے +

شلانگ ۲۷ اکتوبر - کوہ ہیمہ سے ایک خط محررہ ۲۲ اکتوبر گذشتہ آیا ہی جس سے معلوم ہوا کہ وہاں کے سپاہیوں نے سرکشوں کو حملہ سے روک لیا ہی اور سپاہیوں کے پاس صرف ۱۵ یوم کی خوراک باقی رہگئی ہی - اب وے امداد کے محتاج ہیں +

خیال کیا جاتا ہی کہ میجر ایونز صاحب پلٹن نمبر ۴۳ کے ۵۰ اسپاہیونکو لیکر مقام سمان گونگ میں ۲۷ اکتوبر کو پہونچ جائینگے اور ۲۹ اکتوبر تک کوہ ہیمہ میں داخل ہونگے +

شملہ ۲۷ اکتوبر - ۲۶ اکتوبر کو بہت سامان جنگ علی خیل سے کابل کی طرف روانہ کیا گیا ہی - اور کچھہ عرصہ کے بعد فوج اور سامان جنگ لیکر کابل کو جائیگی +

اگر فرقہ حسن خیل جاجی جنرل ڈبرتس صاحب کے حکم کو نہیں مانیگا تو انکو سخت سزا دیجائیگی - جنرل گارڈ نمصاحب دیگر فرقوں کی جو شتر گردن پر حملہ آور ہوئے تھے سرکوبی کرینگے - اُس فوج کے لئے جو موسم سرما میں بمقام قلات غلزئی قیام کریگی تجویز ہورہی ہی کہ اشیاء ضروریہ اُنکے پاس بھیجے جاویں -

اگرچہ قلات غلزئی کے اُسطرف جابجا لوگونکے درمیان ہنگامہ ہورہا ہی مگر توبھی قافلہ ہائے امن کے ساتھہ سفر کو طے کرتے ہیں +

خبر آئی ہی کہ حاکم غزنی نے اپنے تئیں قلعہ غزنی میں مخفی کرلیا ہی کیونکہ اُسکو بغاوت کے باعث اپنی جان کا خطرہ معلوم ہوتا ہی - سرکشوں نے اُن حکام کو جنکو امیر نے فرقہ تراکی اور انداری پر مقرر کیا تھا لوٹ لیا ہی اور آخر لاچار ہوکر اُن حکام کو کابل کی طرف بھاگنا پڑا +

لنڈن ۲۷ اکتوبر - شہر منچسٹر میں فرقہ لبرل کی طرف سے ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں مسٹر برایٹ نے یہہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی فارن پالسی بالکل خراب ہی +

═══

اعلان

ایک حویلی متصل چبوترہ بعمارت پختہ معہ چاہ پختہ جسمیں بڑے بڑے مکانات برائے رہایش زنانہ و مردانہ تیار ہیں و نیز گرد پیشہ کے رہنے کے مکان معہ گھی خانہ و اصطبل وغیرہ جسمیں ہر طرحکی آسایش موجود ہی اور دروازہ حویلی کا نہایت فراخ جسمیں ہاتھی وغیرہ سب بآسانی داخل ہوسکتے ہیں بکاؤ ہی جس صاحب کو خریداری منظور ہو لالہ رامجیداس صاحب خزانچی صدر لودیانہ سے بذریعہ خط و کتابت یا خود بات چیت کرے +

اشتہار

حالات النساء السابقہ

حصہ اول

یہہ کتاب ہندوستان کی خواندہ بیبیوں کے لئے جس میں زمانہ سلف کی برگزیدہ عورات کا حال نہایت دلچسپ اور مرغوب طبع ناظرین ہی بیان کیا گیا ہی - نہایت مفید ہی - عبارت اُسکی عام سمجھہ یہاں تک کہ ناخواندہ مستورات بھی سنکر سمجھہ سکتی ہیں - اب یہہ کتاب مشن پریس لودیانہ میں ۱۵۰ صفحہ پر چھپکر تیار ہوئی ہی جس کسیکو مطلوب ہو ہم رقیمت معہ محصول بھیجکر طلب فرماویں +

═══

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اُسکی فی پڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط
جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں [illegible] صاحب کے اہتمام سے چھپا